سوموار | 14-اپریل 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 81 | سوموار 6 ذی الحجہ۔ 1417ھ 14 شہادت 1376ہش 14 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

رحمانیت اور رحیمیت دو نہیں ہیں۔ پس جو ایک کو چھوڑ کر دوسری کو چاہتا ہے' اسے مل نہیں سکتا۔ رحمانیت کا تقاضہ یہی ہے کہ وہ ہم میں رحیمیت سے فیض اٹھانے کی سکت پیدا کرے۔ جو ایسا نہیں کرتا' وہ کافر نعمت ہے۔ ایاک نعبد کے معنی ہیں کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ ان ظاہری سامانوں اور اسباب کی رعایت سے جو تو نے عطا کئے ہیں۔ دیکھو یہ زبان جو عروق اور اعصاب سے خلق کی ہے اگر ایسی نہ ہوتی تو ہم بول نہ سکتے۔ ایسی زبان دعا کے واسطے عطا کی جو قلب کے خیالات تک کو ظاہر کر سکے۔ اگر ہم دعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں' تو یہ ہماری شور بختی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں کہ اگر وہ زبان کو لگ جاویں تو یک دفعہ ہی زبان اپنا کام چھوڑ بیٹھتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان گونگا ہو جاتا ہے۔ پس یہ کیسی رحیمیت ہے کہ ہم کو زبان دے رکھی ہے۔ ایسا ہی کانوں کی بناوٹ میں فرق آ جاوے' تو خاک بھی سنائی نہ دے۔ ایسا ہی قلب کا حال ہے وہ جو خشوع و خضوع کی حالت رکھی ہے۔ اور سوچنے اور تفکر کی قوتیں رکھی ہیں۔ اگر بیماری آ جاوے تو وہ سب قریباً بیکار ہو جاتی ہیں۔ مجنونوں کو دیکھو کہ ان کے قویٰ کیسے بیکار ہو جاتے ہیں۔ تو کیا یہ ہم کو لازم نہیں کہ ان خداداد نعمتوں کی قدر کریں؟ اگر ان قویٰ کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل سے ہم کو عطا کئے ہیں۔ بیکار چھوڑ دیں۔ تو لاریب ہم کافر نعمت ہیں۔ پس یاد رکھو کہ اگر اپنی قوتوں اور طاقتوں کو معطل چھوڑ کر دعا کرتے ہیں۔ تو دعا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ جب ہم نے پہلے عطیہ سے کچھ کام نہیں لیا' تو دوسرے کو کب اپنے لئے مفید اور کار آمد بنا سکیں گے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 82)

حقیقی ذکر الٰہی کرنے والے بنی نوع انسان سے محبت کرتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ذکر الٰہی اندرونی تبدیلیاں پیدا کئے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ اللہ کا ذکر ہو اور دل میں شیطانی وساوس ہوں' اللہ کا ذکر ہو اور فارغ ہوتے ہی بنی نوع انسان کے خلاف ظلم کے منصوبے چلائے جا رہے ہوں۔ اللہ کے ذکر میں تسبیح پر انگلیاں پھر رہی ہوں اور ذہن میں سیاسی چالیں ہوں۔ یہ ہو کہ جب ہم اوپر آئیں گے تو بنی نوع انسان سے یہ کچھ کریں گے۔ یہ ذکر نہیں ہے' یہ دھوکا ہے۔ ذکر وہی ہے جو خون کے اندر جاری ہونے لگے' جو دل کے اندر دھڑکنے لگ جائے' جو دماغ کی سوچیں بن جائے' یہ وہ ذکر الٰہی ہے جس کی طرف میں آپ کو بلا رہا ہوں۔ اگر آپ یہ ذکر کریں اور اس ذکر کو جاری رکھیں تو تمام بنی نوع انسان کے لئے آپ کے دل سے محبت کے چشمے پھوٹیں گے' آپ ان کو اس طرح دیکھیں گے جیسے خالق پیار

باقی صفحہ 7 پر

صابروں کے واسطے خدا تعالیٰ نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خصوصی درخواست دعا

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان خرابی طبع کی وجہ سے بغرض میڈیکل چیک اپ اسلام آباد تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس بابرکت اور نافع الناس وجود کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سروں پر سلامت رکھے۔

نکاح

○ مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینجر و پبلشر الفضل و ناظم دارالقضاء ربوہ نے مورخہ 11-4-1997ء کو بعد مغرب 86 جی ماڈل ٹاؤن لاہور میں عزیزہ مکرمہ ماریہ سلیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ رحیم یار خان کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم عبدالماجد صاحب وڑائچ حال کینیڈا ابن مکرم چوہدری عبدالقدوس صاحب (وفات یافتہ) مبلغ -/10000 کینیڈین ڈالر حق مہر پر کیا۔ عزیز مکرم عبدالماجد وڑائچ صاحب مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ صدر قضاء بورڈ کا بھانجا اور عزیزہ ماریہ سلیم مکرم چوہدری محمد عبداللہ باجوہ صاحب ایڈووکیٹ کی نواسی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور ثمر آور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم مبارک علی صاحب استاد جامعہ احمدیہ ابن مکرم سراج دین صاحب پتوکی ضلع قصور کا نکاح مکرمہ عابدہ مبارکہ صاحبہ بنت میر غلام محمد صاحب کشمیری دارالیمن شرقی ربوہ کے ساتھ مکرم حافظ برہان محمد صاحب نے مورخہ 21۔ مارچ 1997ء دارالیمن شرقی کی بیت الصادق میں مبلغ -/25000 روپے حق مہر کے عوض پڑھا۔ بعد ازاں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ مورخہ 22۔ مارچ 1997ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

○ مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب وڑائچ ابن مکرم چوہدری محمد شریف وڑائچ آف شیخ پور گجرات مقیم کینیڈا کا نکاح بہمراہ عزیزہ مبین ریاض صاحبہ بنت مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب آف اچ جے سیالکوٹ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر کے عوض مورخہ 23 فروری 1997ء کو گوجرانوالہ میں مربی ضلع مکرم طاہر احمد صاحب نے پڑھا۔ اسی دن رخصتی کی تقریب عمل میں آئی 24-2-97 کو دعوت ولیمہ کا اہتمام شاہ تاج شوگر ملز میں کیا گیا۔ اس موقع پر دعا مکرم نصیر احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ نے کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

14- شہادت 1376 ھش 14 - اپریل 1997ء

تقویٰ ہی عبودیت کا حقیقی رنگ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"جوں جوں متقی خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے ایک نور ہدایت اسے ملتا ہے۔ جو اس کی معلومات اور عقل میں ایک خاص قسم کی روشنی پیدا کرتا ہے۔ اور جوں جوں دور ہوتا جاتا ہے ایک تباہ کرنے والی تاریکی اس کے دل و دماغ پر قبضہ کرلیتی ہے۔ یہاں تک کہ (بہرے ہیں گونگے ہیں 'اندھے ہیں' پس وہ نہیں لوٹتے) کا مصداق ہوکر ذلت اور تباہی کا مورد بن جاتا ہے۔ مگر اس کے بالمقابل نور اور روشنی سے بہرہ ور انسان اعلیٰ درجے کی راحت اور عزت پاتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ اے وہ نفس جو اطمینان یافتہ ہے اور پھر یہ اطمینان خدا کے ساتھ پایا ہے"

خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کے لئے سب سے اہم شرط انسان کا متقی ہونا ہے۔ اور جہاں تک تقویٰ کا خیال ہے وہ بھی درجہ بدرجہ آگے بڑھتا رہتا ہے۔ یعنی متقی آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے خدا تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ قریب ہوتا چلا جاتا ہے اور چونکہ متقی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے پیار بھی کرتا ہے اور اس سے ڈرتا بھی ہے اور یہ دونوں باتیں اسے اس بات پر مائل رکھتی ہیں کہ وہ صرف ایسے کام کرے جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہوں اور ہر وہ کام جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو۔ اس سے گریز کرے۔ ایسا کرنے سے ہی خدا تعالیٰ کو خوش کیا جاسکتا ہے اور خدا تعالیٰ کو خوش کرنے ہی کا نام ہے اس کا مقرب ہونا۔ اور جو خدا تعالیٰ کے قریب ہوگا وہی یقیناً ہدایت یافتہ ہوگا۔ اور جو ہدایت خدا تعالیٰ سے ملتی ہے وہ انسان کی معلومات اور اس کی عقل میں ایک خاص قسم کی روشنی پیدا کر دیتی ہے۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں روشنی ہی میں چیزیں نظر آتی ہیں اور ان کی اہمیت ہم پر واضح ہوتی ہے۔ اور چونکہ روشنی میں ہم پر چیزوں کی اہمیت واضح ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ روشنی ہی ہماری راہیں متعین کرتی ہے اور اگر اس کے مطابق ہم اپنا سفر جاری رکھیں تو منزل قریب بھی آجاتی ہے اور آسان بھی ہو جاتی ہے اور یہی ایسی بات ہے جو انسان کے نفس کو اطمینان بخشتی ہے۔ جب حقیقی اطمینان حاصل ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری ملتی ہے کہ انسان واقعی اطمینان یافتہ ہوگیا ہے اور پھر خدا اسے اپنے اور قریب کرلیتا ہے۔ اور اس کا یہ اطمینان لحظہ بہ لحظہ بڑھتا رہتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"تمام مخلوقات اجرام فلکی سے لے کر ارضی تک اپنی بناوٹ ہی میں عبودیت کا رنگ رکھتی ہیں۔ ہر پتے سے یہ پتہ ملتا ہے اور ہر شاخ اور آواز سے یہ صدا نکلتی ہے کہ الوہیت اپنا کام کر رہی ہے اس کے عمیق در عمیق تصرفات جن کو ہم خیال اور قوت سے بیان نہیں کرسکتے بلکہ کامل طور پر سمجھ بھی نہیں سکتے اپنا کام کر رہے ہیں۔"

اس سے پہلے جو ارشاد پیش کیا گیا ہے اس میں تقویٰ کے رنگ کا اظہار ہے اور اس موجودہ ارشاد میں عبودیت کا ذکر ملتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تقویٰ اور عبودیت ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

جب انسان خدا تعالیٰ کے احکام کو اپنی زندگی پر لاگو کرلیتا ہے تو دوسرے الفاظ میں وہ اس کا حقیقی بندہ بن جاتا ہے اور اس کا ہر کام عبودیت کا رنگ رکھتا ہے۔ جو باتیں بظاہر دنیاوی نظر آتی ہیں وہ بھی دراصل دینی ہوتی ہیں اور ان کے متعلق بھی یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ عبادت کے زمرے میں شامل ہیں اور ایسا اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی الوہیت ہر جگہ اور ہر چیز میں کام کرتی نظر آتی ہے۔ اگر انسان کو خدا تعالیٰ کی الوہیت نظر آنے لگے تو کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کو نہ دیکھنے کے باوجود اسے دیکھ رہا ہے اور اگر انسان خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہو تو وہ اس کے احکام کی خلاف ورزی کر ہی نہیں سکتا۔ وہ تقویٰ کی راہ پر چل پڑتا ہے اور تقویٰ کی راہ اس میں عبودیت کا رنگ بھر دیتی ہے۔ وہ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد بن جاتا ہے۔ صحیح معنوں میں متقی بن جاتا ہے اور صحیح معنوں میں اسے اطمینان حاصل ہونے لگتا ہے۔ اور جوں جوں وہ اس راہ میں آگے بڑھتا ہے یہ ساری چیزیں اپنی اپنی جگہ پر مزید اجاگر ہونے لگتی ہیں اور اسے ایک ایسا انسان بنا دیتی ہیں جو دوسروں سے مختلف نظر آتا ہے گویا کہ اس کی زندگی میں ایک ایسا تغیر و تبدل کر دیتی ہیں کہ وہ ایک نیا انسان نظر آنے لگتا ہے اور یہی ثبوت ہے اس کے خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے ہر کام میں عبودیت کا رنگ نظر آئے۔ ہمیں تقویٰ میسر ہو اور ہم اطمینان قلب حاصل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قرب سے متمتع ہو جائیں۔

نفرت کا بیج بو کے نہ کاٹو گے پیار تم
بس پیار ہی کو اپنا بنا لو شعار تم
پھیلاؤ اپنے ذوقِ محبت کے رنگ و بو
گویا کہ ہو جہاں میں شگفتہ بہار تم

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

اچھا کام تعریف کے قابل ہوتا ہے اور برا کام مذمت کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی استاد اپنے شاگردوں کا دل بڑھانے کے لئے ان کے تھوڑے اور نامکمل کام کو بھی قابل تعریف ظاہر کرتا ہے اور کبھی وہ ان کے اندر نیا عزم پیدا کرنے کے لئے ان کے اچھے کاموں کو بھی قابل اعتراض اور قابل تنقید قرار دے دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے شاگرد اپنے کاموں کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ عرفی یا انوری ان دونوں میں سے کسی ایک کے متعلق مجھے ایک واقعہ یاد ہے۔ وہ ذکر کرتا ہے کہ میں شعر کہا کرتا تھا۔ اور اصلاح کے لئے استاد کے پاس لے جایا کرتا تھا مگر وہ بڑی سختی کے ساتھ ان پر تنقید کیا کرتا تھا۔ اتنی سخت تنقید کہ وہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے اپنے متعلق احساس پیدا ہو گیا تھا کہ میں بڑا اچھا ادیب بن گیا ہوں۔ لیکن میں نے متواتر دیکھا۔ کہ میرا استاد برابر جرح کرتا چلا جاتا تھا۔ میں نے یہ خیال کرکے کہ یہ جرح نامناسب ہے اور تعصب پر مبنی ہے ایک دفعہ شرارت کرکے پرانی کاپیوں سے کچھ کاغذ اکھیڑے اور ان کی جلد بنالی۔ اور خط بدل کر کسی سے چند نظمیں ان پر نقل کرالیں۔ اور اپنے استاد کے پاس لے گیا۔ میں نے کہا مجھے اپنے والد صاحب کی لائبریری میں سے پرانے شاعروں کے کلام کے یہ اجزاء ملے ہیں انہوں نے وہ نظمیں پڑھنی شروع ہی کی تھیں کہ بے تحاشا تعریف کرنی شروع کر دی۔ کہ یہ بڑا اعلیٰ درجہ کا کلام ہے۔ اس نے بہت ہی عمدہ کہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب میں نے یہ تعریفیں سنیں۔ تو کہا استاد جی بس رہنے دیجئے۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ آپ بلاوجہ مجھ پر تنقید کرتے رہے ہیں یہ میرے ہی شعر تھے جو میں پرانے کاغذوں پر لکھ کر لے آیا ہوں۔ اور میں نے یونہی آزمانے کے لئے یہ کہہ دیا تھا کہ یہ پرانی نظمیں ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ جب میں نے یہ بات کہی تو میرے استاد کا چہرہ افسردہ ہو گیا۔ اور اس نے کہا میں تو سمجھتا تھا کہ میں اپنے پیچھے ایک ایسا شاگرد چھوڑ جاؤں گا جس کا فارسی زبان میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ مگر آج جو تم نے یہ جرات کی ہے تو اس کی وجہ سے اب تمہاری تمام ترقی ختم ہو گئی ہے۔ میں دشمنی کی وجہ سے تم پر تنقید نہیں کیا کرتا تھا۔ بلکہ اس لئے تنقید کرتا تھا۔ کہ تا تم زیادہ سے زیادہ کوشش کرو۔ اور تمہارے مخفی جوہر زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوں۔ اگر میں کہہ دیتا کہ تم اچھے شاعر بن گئے ہو تو تم مزید محنت نہ کرتے۔ یہ جرح ہی کا نتیجہ ہے کہ تم نے خوب زور لگایا۔ اور محنت سے کام لیا۔ اور اب صاحب کمال بن گئے ہو۔ لیکن اب تمہاری ترقی ختم ہو گئی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ واقعہ یہی ہے۔ کہ میں نے پھر اس سے زیادہ ترقی نہیں کی۔ پس تنقید کئی وجوہ سے ہوتی ہے۔ کبھی کام کرنے والے کی تعریف کی جاتی ہے۔ کہ کم حوصلہ انسان سست نہ ہو جائے اور ہمت نہ ہار بیٹھے اور کبھی سخت تنقید کی جاتی ہے تا با حوصلہ آدمی زیادہ سے زیادہ اپنے دماغ پر زور ڈال کر اپنے مخفی جوہر کو باہر نکالنے کی کوشش کرے یہ کام بہت ہی مشکل ہے۔ فطرت کا سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے جیسے اس استاد نے غلطی کی اور اتنی سخت تنقید کی کہ جس سے شاگرد مایوس ہو گیا۔ اور آخر اس نے دھوکا دیا۔ جس کی وجہ سے وہ آئندہ ترقی حاصل نہ کرسکا۔ پس کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان غلط اندازہ لگاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ فلاں آدمی بہت بلند حوصلہ ہے۔ اس پر جتنی بھی تنقید کی جائے گی اتنی ہی وہ محنت کرے گا۔ اور اس کے مخفی جوہر ظاہر ہوں گے لیکن اس کا نتیجہ الٹ نکلتا ہے۔ وہ کم حوصلہ اور کم ہمت ہوتا ہے۔ اور اس تنقید کی وجہ سے وہ مایوس ہو جاتا ہے اور آئندہ ترقیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ پھر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان سمجھتا ہے کہ یہ کم حوصلہ اور کم ہمت ہے اس کی ہمت و حوصلہ بڑھانے کے لئے وہ اس کی تعریف کر دیتا ہے۔ لیکن وہ کم حوصلہ نہیں ہوتا۔ اگر وہ اس پر تنقید کرتا تو اس کے مخفی جوہر ظاہر ہوتے۔ لیکن استاد نے اس کا اندازہ غلط لگایا۔ اور کم حوصلہ سمجھ کر تعریف کر دی اس تعریف کی وجہ سے وہ محنت اور مزید جدوجہد نہیں کرتا۔ اس لئے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا اور ان اعلیٰ ترقیات سے محروم ہو جاتا ہے۔ جس کا حصول اس کے لئے ممکن تھا۔ مگر ان خطرات کے درمیان بہرحال ایک تیسرا رستہ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان اچھے کام کی تعریف کرے اور برے کام کی مذمت کرے۔ بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ تھوڑی سی کوشش سے درست ہوتی ہیں اور اگر انہیں نظرانداز کیا جائے تو قومی ترقی رک جاتی ہے۔

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دیکھو خدا تو سب کا خدا ہے مگر اس کے تعلقات خاص خاص کے ساتھ خاص خاص ہوتے ہیں۔ جتنی جتنی کوئی اس سے صلح کرتا ہے اتنا ہی وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر تم سچی تبدیلی اور اس سے صلح پیدا کرو خدا بخیل نہیں مگر ہاں اس نے ایک اندازہ رکھا ہوا ہے جب تک اس تک انسان نہ پہنچے وہ کامل اور نہ اس پر وہ فیض جاری کیا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک شرابی کو اگر پوری مقدار شراب کی نہ دی جاوے تب تک وہ بے ہوش نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب اس انتہائی درجہ محبت تک ترقی نہ کی جاوے تب تک لاحاصل ہوتا ہے۔

میلکم ڈبلیو براؤن۔ دی نیو یارک ٹائمز امریکہ (ترجمہ مرسلہ حمیدہ بشیر احمد ہمشیرہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

کائنات کی بنیادی طبعی طاقتوں کی وحدت
ثابت کرنے والا رہنما - ڈاکٹر عبدالسلام

پاکستانی ماہر طبیعات ڈاکٹر عبدالسلام جن کے تحقیقی کام نے کائنات کی (چار میں سے) دو بنیادی طاقتوں کے درحقیقت ایک ثابت ہونے میں نمایاں مدد دی جمعرات 21۔ نومبر 1996ء کو 70 برس کی عمر میں آکسفورڈ انگلینڈ میں رحلت فرما گئے۔ آپ کو گزشتہ چند سالوں سے ایک اعصابی مرض لاحق تھا۔

ڈاکٹر سلام صاحب نے دو امریکی سائنس دانوں

ڈاکٹر اسٹیون وائنبرگ اور ڈاکٹر شیلڈن گلاشو کے ساتھ 1979ء کے نوبل انعام میں شرکت کی۔ آپ تینوں نے الگ الگ تحقیق کے بعد ایک ہی نتیجہ اخذ کیا۔ کائنات کی بنیادی طبعی طاقتوں کی وحدت ثابت کرنے والی آپ کی تھیوری کو طبیعات دان بیسویں صدی کی سائنس کا ایک سنگ میل سمجھتے ہیں۔ نظری طبیعات میں دھوم مچانے والی تحقیقات کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ترقی پذیر ممالک کے طلباء کی علم طبیعات تک رسائی ہو سکنے کی عالمی کوششوں کے ایک عظیم راہنما تھے۔ آپ عالمی ادارہ برائے نظری طبیعات ٹریسٹ اٹلی کے بانی تھے۔ یہ ادارہ 1964ء سے تیسری دنیا کے طبیعات دانوں کی تعلیم و ترقی میں مدد دے رہا ہے۔

ڈاکٹر سلام۔ ڈاکٹر وائن برگ اور ڈاکٹر گلاشو کی تحقیقات نے آخر کار ایسے حسابی فارمولے وضع کیے جن سے برقی مقناطیسی طاقت اور کمزور نیو کلیائی طاقت میں باہمی ربط ثابت ہوا۔ اس کو "Symmetry" کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ برقی مقناطیسی طاقت روشنی اور دیگر اقسام کی "Radiation" کے ذریعے اپنا اظہار کرتی ہے اور کمزور نیو کلیائی طاقت ایٹم کے مرکزے کے اندر کام کرتی ہے اس کی وجہ سے بعض اقسام کے "Radioactive Decays" ہوتے ہیں۔

کائنات کی معلوم طبعی طاقتیں چار ہیں:۔ برقی مقناطیسی طاقت۔ کمزور نیو کلیائی طاقت۔ تیز نیو کلیائی طاقت۔ کشش ثقل۔ (سلام صاحب اور دیگر حضرات کے کام سے برقی مقناطیسی طاقت اور کمزور نیو کلیائی طاقت کا درحقیقت ایک ہونا ثابت ہو چکا ہے سلام صاحب نے اس کو الیکٹرو ویک طاقت کا نام دیا ہے) (از مترجم)

طبیعات دانوں کا اندازہ ہے کہ آج سے تقریباً 15۔ بلین سال پہلے کائنات کا آغاز آگ کے گولے جیسے ایک وجود میں ایک عظیم دھماکے سے ہوا۔ ابتدائی وقت میں قدرت کی "Symmetry" نے تمام بنیادی طبعی طاقتوں کو ایک طاقت کی صورت میں یکجا رکھا ہوا تھا۔ جیسے جیسے صورت حال کا درجہ حرارت کم ہوتا گیا۔ "Symmetry" بھی ٹوٹ گئی اور مختلف طبعی طاقتوں نے الگ الگ صورت اختیار کرلی۔

ڈاکٹر سلام صاحب (جو ہمیشہ اپنے مشفقانہ اخلاق اور خوبصورت داڑھی مونچھوں والے چہرے کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے) "Symmetry" ٹوٹنے کی تشریح اس مثال سے کیا کرتے تھے کہ فرض کریں کہ کھانے کی دعوت میں مہمان گول میز کے گرد بیٹھے ہیں۔ ہر دو مہمانوں کے درمیان سلاد کی ڈش رکھی ہے تو ہم کہیں گے کہ میز پر سلاد "Symmetry" کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ اب اگر کوئی مہمان اپنے دائیں یا بائیں طرف سے سلاد کی ڈش اٹھالیتا ہے تو ہم کہیں گے کہ سلاد کی ڈشوں کی "Symmetry" ٹوٹ گئی۔ اس کا اثر دوسرے مہمانوں پر بھی ہوگا۔ اور وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنے دائیں یا بائیں سے سلاد کی ڈش کے انتخاب کے حق سے محروم ہو جائیں گے۔ کمزور نیو کلیائی طاقت کی "Symmetry" ٹوٹنے سے ایسے تعاملات ہوتے ہیں کہ جن میں بائیں پن کی رجحانات ہوتے ہیں۔ "Left- Handed bias"۔

ان تینوں ماہرین طبیعات نے یہ ثابت کردیا کہ گو بظاہر کمزور نیو کلیائی طاقت اور برقی مقناطیسی طاقت ایک دوسرے سے بالکل مختلف نظر آتی ہیں لیکن ان میں ایک چھپی ہوئی "Symmetry" مشترک ہے جو نہایت مشکل ریاضیاتی فارمولوں کی مدد سے ثابت کی جاسکتی ہے۔ مگر دقت یہ تھی کہ ان فارمولوں کو حل کرنے کے بعد جو ریاضیاتی جواب حاصل ہوتے تھے وہ "بے معنی حل" ہوتے تھے۔ چنانچہ ریاضیاتی طریقے وضع کرکے ان فارمولوں کو "Renormalizable" کیا گیا یعنی ان کا بے معنی پن دور کیا گیا۔ یہ ایک بہت ہی مشکل کام تھا جو سرانجام دیا گیا۔

ڈاکٹر سلام صاحب کے ساتھ نوبل انعام میں شریک سائنس دان ڈاکٹر گلاشو نے حالیہ انٹرویو میں بتایا ہے کہ 1960ء میں ڈاکٹر گلاشو نے اپنا ایک تحقیقی مقالہ کوپن ہیگن میں پیش کیا جو ان کے خیال میں ذراتی طبیعات کے "سٹینڈرڈ ماڈل" کا پیش خیمہ ہو سکتا تھا اور جس میں فارمولے "بے معنی حلوں" سے پاک ہوتے۔ اس مقالے پر سب متفق نہ ہوئے۔ ڈاکٹر گلاشو نے اعتراف کیا تقریباً ایک ماہ کے بعد سلام صاحب نے یہ ثابت کردیا کہ میں بالکل غلط تھا۔

اس طرح یہ تحقیق آگے بڑھتی رہی اور 1960ء کے عشرے کے آخر تک ان تینوں سائنسدانوں نے الگ الگ کام کرتے ہوئے تقریباً ایک جیسے نتائج حاصل کرلئے۔ ان میں سے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد

اُور UR

ہر علاقے میں ایسے غیر اہم مقامات ہوتے ہیں۔ جنہیں لوگ صدیوں سے دیکھتے چلے آتے ہیں لیکن کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل ان کے قریب سے سرسری نظر ڈال کر گزرتی رہتی ہے لیکن یہ کسی کی توجہ کا مرکز نہیں بنتے۔

بصرہ سے 120 میل شمال میں ایک ایسی ہی جگہ تھی۔ یہ سرخی مائل رنگ کا ایک بڑا ٹیلا تھا، جس کے اطراف میں کچھ زینے بنے ہوئے تھے۔ علاقے کے بدوؤں کے لئے یہ ٹیلہ ایک مشکل وقت میں کام آنے والا دوست تھا۔ طوفانی موسم میں خانہ بدوش اس کی اوٹ میں خیمے لگا کر قدرے محفوظ ہو جاتے اور موسم کے بہتر ہوتے ہی اپنی راہ لیتے۔ مقامی لوگوں میں اس کا نام طل المقیر مشہور تھا۔

لیکن 1854ء میں ایک مختلف قسم کے قافلے نے طل المقیر کے قریب اپنے خیمے لگائے۔ اس قافلے کے ساتھ بہت سے اونٹ اور گدھے تھے جن پر کھدائی کا سامان اور آثار قدیمہ کے آلات لدے ہوئے تھے۔ یہ لوگ اس ٹیلے کی کھدائی کرنے آئے تھے، کہ شاید اس کے نیچے کسی قدیم تہذیب کے آثار پوشیدہ ہوں۔ ان کی قیادت کرنے والے جی ای۔ ٹیلر (G.E.Taylor) نہ تو آثار قدیمہ کا علم رکھتے تھے اور نہ ہی انہیں اس میدان میں کوئی دلچسپی تھی۔ وہ بصرہ میں برٹش کونسل کے ایک افسر تھے۔ دراصل برٹش میوزیم نے وزارت خارجہ سے درخواست کی تھی کہ یہ علاقہ میسوپو ٹیمیا (Mesopo Tamia) کی قدیم تہذیب کا مرکز رہ چکا ہے، اس لئے یہاں آثار قدیمہ کی تلاش بار آور ثابت ہو سکتی ہے۔ وزارت خارجہ نے محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے بصرہ میں برٹش کونسل کو ہدایت دی کہ آثار قدیمہ کی تلاش شروع کر دی جائے۔ اور اس حکم کی تعمیل میں ٹیلر بنیادی علم کے علاوہ ہر ضروری چیز سے لیس ہو کر یہاں تک پہنچ گئے۔

بہر حال کھدائی کا کام شروع ہوا۔ اوپر کے حصے پر سے مٹی ہٹائی گئی تو کچھ دیواریں نمودار ہوئیں۔ مناسب حکمت عملی نہ ہونے کے باعث ہزاروں سال سے محفوظ ان کھنڈرات کی غیر ضروری توڑ پھوڑ بھی شروع ہو گئی۔ لمبے انتظار کے بعد آخر ایک دن مزدور ٹیلر کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور انہیں پکی ہوئی مٹی سے بنی ہوئی دو مہریں دکھائیں۔ ان پر قدیم تصویری زبان (Cuneiform Writing) میں کچھ لکھا ہوا تھا جسے ٹیلر نہیں سمجھ سکتے تھے۔ ان کے لئے یہ دریافت مایوس کن تھی۔ ان کو کسی بڑے بہت قیمتی خنجر، زیور یا ممی کی تلاش تھی جو لندن کے عجائب گھر کی زینت بن سکے۔ بہر حال ان مہروں کو لندن بھجوا دیا گیا۔ ماہرین نے ان کو صاف کر کے پڑھنے کا کام شروع کیا۔ اس تحریر کے مطابق اس عمارت کو ڈھائی ہزار سال قبل نئے سرے سے اس وقت تعمیر کیا گیا تھا جب پرانی ہونے کے باعث یہ بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی تھی۔ اور اس کو پہلی مرتبہ جس بادشاہ نے تعمیر کروایا تھا۔ اس کا نام بھی اس مہر پر نقش تھا۔ وہ بادشاہ اور نامو (UR-Nammu) تھا۔ اور (UR) کا لفظ ایک تاریخی اہمیت رکھتا تھا۔ کیونکہ بائبل کے مطابق یہ وہ بستی تھی جس میں حضرت ابراہیمؑ کی ابتدائی زندگی بسر ہوئی تھی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ مورخین کے مطابق جغرافیائی طور پر اس بستی کو اسی علاقے میں ہونا چاہئے تھا۔

بائبل کی پہلی کتاب پیدائش میں اس کا ذکر اس طرح ہے۔

"اور تارح نے اپنے بیٹے ابرام کو اور اپنے پوتے لوطؑ کو جو حاران کا بیٹا تھا اور اپنی بہو ساریؑ کو جو اس کے بیٹے ابرام کی بیوی تھی ساتھ لیا اور وہ سب کسریوں کے اور سے روانہ ہوئے کہ کنعان کے ملک میں جائیں اور وہ حاران تک آئے اور وہیں رہنے لگے"

(حوالہ پیدائش باب 11)

اس مختصر بیان سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی ابتدائی زندگی پہلے اور اور پھر حاران میں بسر ہوئی تھی۔ لیکن یہاں ایک اہم پہلو کا ذکر نہیں۔ اور وہ یہ کہ اس زمانے میں اس علاقے میں بسنے والے کیا عقائد رکھتے تھے؟ بائبل میں یہ ذکر موجود نہیں کہ جب حضرت ابراہیم نے یہاں اپنا بچپن اور پھر جوانی بسر کی تو اور حاران کے باسی کس قسم کے مذہب کے پیروکار تھے اور حضرت ابراہیمؑ کے پیغام پر ان کا کیا ردعمل تھا؟

البتہ کلام الٰہی میں مختلف مقامات پر اس قوم کے عقائد کا ذکر موجود ہے۔

سورۃ انعام، سورہ انبیاء اور سورۃ شعراء میں واضح ذکر موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی قوم بت پرست تھی اور آپ نے انہیں توحید کی طرف بلایا تھا اور ان کے معبودوں کا بے جان اور بیکار ہونا ان پر ظاہر فرمایا تھا۔

اسی طرح سورۃ انعام میں حضرت ابراہیمؑ نے سورج، چاند اور ستاروں کو دیکھ کر ان کے خدا ہونے کا انکار فرمایا اور دلائل سے ان کے معبود ہونے کی نفی کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قوم ان اجرام فلکی کی پرستش کرتی تھی۔

ان حقائق کی تصدیق بعض قدیم تاریخی روایات سے بھی ہوتی ہے۔ یہ روایات پہلے سینہ بسینہ بنی اسرائیل میں چلتی رہیں اور پھر انہوں نے اپنی جگہ طالمود (Talmud) میں بنائی۔

طالمود میں درج ان روایات کے مطابق حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد تارح سے دریافت فرمایا کہ زمین و آسمان کا رب کون ہے۔ جواب میں تارح نے بارہ بڑے بتوں کو جو سال کے ہر ماہ کی نمائندگی کرتے تھے اور ان کے اردگرد موجود چھوٹے بتوں کو دکھایا۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب یہ دیکھا کہ یہ بت اپنے سامنے رکھے ہوئے چڑھاوے کا کھانا نہیں کھاتے تو بڑے بت کے علاوہ تمام بتوں کو توڑ دیا۔ اور پھر تارح کے آنے پر اس بڑے بت کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرمایا کہ ایسے بے جان وجودوں کی عبادت کرنے کا کیا فائدہ۔ اس پر حضرت ابراہیمؑ کے والد نے خود بادشاہ سے آپ کی شکایت کی۔ اس کے علاوہ طالمود میں ہی یہ روایت موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے سورج کے معبود ہونے کی تردید میں اس کا غروب ہونا پیش فرمایا۔ اور پھر صبح کے وقت چاند اور ستاروں کے غائب ہونے پر ان کے معبود ہونے کی نفی فرمائی۔

لیکن طالمود کے بیان میں بعض ایسی مبالغہ آمیز باتیں ہیں کہ ان روایات کو من وعن نہیں قبول کیا جا سکتا۔ مثلاً لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کا بچپن حضرت نوحؑ کے گھر میں بسر ہوا۔ اور جن درباریوں نے آپ کو صرف ایک دن کی عمر کا دیکھا تھا، انہی درباریوں نے آپ کو بادشاہ کے دربار میں پچاس سال بعد دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی بچہ ہے۔ یہ ایسے سقم ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

انیسویں صدی میں آثار قدیمہ کے علم نے ایک نئی رفتار سے ترقی شروع کی۔ اور ٹیلر کی اس ابتدائی دریافت کے ساتھ یہ امید بھی پیدا شروع ہوئی کہ شاید اور (UR) کے وسیع پیمانے پر کھنڈرات دریافت ہوں، اور ایسی تحریریں ملیں جو کہ ہمیں اس قوم کے عقائد اور رہن سہن کے متعلق تفصیلات بتا سکیں۔

لیکن اس جگہ پر کام کرنا آسان نہ تھا۔ موسم کی شدت کی وجہ سے صرف سردیوں میں کام ہو سکتا۔ علاقے میں لٹیروں کا راج ایک اور مسئلہ تھا۔ اور آخر میں لے دے کے تان مالی وسائل کی کمی پر ٹوٹتی۔ دو سال تک ٹیلر کی کوششیں وقفے وقفے سے جاری رہیں اور پھر انہیں ترک کر دیا گیا۔ کیونکہ اب تک کوئی مزید حیران کن دریافت سامنے نہیں آئی تھی۔ اس کے علاوہ اس وقت شمالی میسوپوٹیمیا میں ہونے والی بڑی دریافتیں ماہرین کی تمام توجہ جذب کر رہی تھیں۔ لیکن اس وقت کسی کو یہ اندازہ نہ تھا کہ اصل خزانہ اب بھی اسی مقام پر منوں مٹی تلے دفن تھا۔ جب ٹیلر کی ٹیم اس کام کو نامکمل چھوڑ کر رخصت ہوئی تو یہ جگہ بدوؤں کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ ان بدوؤں نے وہاں پر مزید توڑ پھوڑ کی اور وہاں سے قدیم اینٹیں اپنے گدھوں پر لاد کر چلتے بنے تاکہ اس مفت مال کو اپنے مکانوں میں استعمال کر سکیں۔

پھر ایک لمبے عرصے تک یہ جگہ فراموش کر دی گئی۔ یہاں تک کہ تقریباً پچھتر سال بعد دنیا پہلی جنگ عظیم کی لپیٹ میں آ گئی۔ 1915ء میں برطانوی فوج کا ایک دستہ اس ٹیلے کے قریب سے گزرا۔ اس دستے کے ایک افسر کیمبل تھامپسن (Campbell Thompson) تھے۔ زمانہ امن میں تھامپسن کا تعلق برٹش میوزیم سے تھا اور وہ اس جگہ پر ہونے والی کوششوں سے واقف تھے۔ اس موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے اس مقام کا ماہرانہ جائزہ لیا تو یہ جان کر انہیں بہت افسوس ہوا کہ پچھتر سال قبل کھدائی کے کام کو بہت غیر پیشہ ورانہ انداز میں کیا گیا تھا۔ اور اس کے نتیجے میں یہ قدیم عمارت غیر ضروری نقصان کا شکار ہوئی تھی۔ علاقے کا سروے کر کے رپورٹ لندن بھجوائی گئی۔ اس رپورٹ کے مطابق صرف اس مقام پر ہی نہیں بلکہ پورے علاقے میں آثار قدیمہ کے لئے کھدائی کا کام نتیجہ خیز ثابت ہو سکتا تھا۔ اس رپورٹ سے متاثر ہو کر برٹش میوزیم نے ایک ٹیم اس علاقے میں جائزہ لینے کے لئے بھجوائی، جس نے جائزہ لے کر یہ فیصلہ کیا کہ یہاں ایک طویل المدت منصوبے کے تحت تحقیق کا کام کرنا چاہئے۔ بالآخر 1922ء میں برٹش میوزیم اور یونیورسٹی آف پنسلوینیا نے ایک مشترکہ ٹیم تیار کی جس نے کئی سال تک اس علاقے میں کھدائی اور تحقیق کا کام کیا۔ ایک کے بعد دوسری دریافت سامنے آتی گئی۔ بہت سی پرانی عمارتیں ملیں اور مٹی کی تختیوں پر لکھی ہوئی بہت سے تحریریں بھی دریافت ہوئیں۔ ایک بات تو واضح ہو کر سامنے آ گئی اور وہ یہ کہ اس شہر کا نام اور تھا۔ وہی شہر جہاں بائبل کے مطابق حضرت ابراہیمؑ نے پرورش پائی تھی۔

اس مقام پر مٹی کے نیچے تہہ در تہہ تاریخ کا ایک لمبا دور دفن تھا، جو حضرت ابراہیمؑ سے بھی سینکڑوں سال قبل کے زمانے سے لے کر تقریباً چار سو سال قبل مسیح تک کے وقت سے تعلق رکھتا تھا۔

ان ادوار میں یہاں بسنے والوں کا ایک نمایاں پہلو بار بار محققین کے سامنے آیا۔ اس کا تعلق ان کے عقائد سے تھا۔ اور وہ یہ کہ اور کے باشندے ہزاروں سال سے چاند کی پرستش کرتے چلے آئے تھے۔ یہاں پر چاند کا ایک مندر تھا۔ یہ مندر صرف اور کے لئے ہی نہیں بلکہ اردگرد کے تمام علاقے کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔

اس کے احاطے کی مغربی جانب ایک خاص طرز کا مینار تھا۔ اس طرح کے مینار کو آثار قدیمہ کی اصطلاح میں Ziggurat کہا جاتا ہے۔ یہ چار منزلوں میں بنا ہوا تھا۔ اس طرح کہ ہر منزل نچلی منزل سے اونچائی اور لمبائی چوڑائی میں چھوٹی تھی۔ اس کی بلندی 70 فٹ، لمبائی 200 فٹ اور چوڑائی 150 فٹ تھی۔ اس کی باہر کی سطح پر پکی ہوئی اور اندر کی سطح پر کچی اینٹیں استعمال کی گئی تھیں۔ اس کی ایک دیوار باقی تین دیواروں سے بلند تھی اور اس دیوار پر تین سیڑھیاں سب سے اوپر کی منزل کی طرف جاتی تھیں۔ ہر سیڑھی کے سو زینے تھے ہر منزل کی اوپر کی سطح پر اینٹوں کا فرش نہیں تھا بلکہ مٹی تھی جس پر باغیچے لگائے گئے تھے۔ اور اسی لئے پکی اینٹوں کے درمیان وقفے وقفے سے جگہ رکھی گئی تھی تاکہ نمی باہر نکل سکے۔ اس کی طرز تعمیر میں ایک خاص بات یہ ہے کہ سیدھی لائن استعمال نہیں کی گئی۔ اور ہر سطح

ایک اچھی بات

جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا۔ وہ دعا نہیں کرتا اس لئے دعا کرنے سے پہلے تمام طاقتوں کا خرچ کرنا ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ہلکا سا بلکہ غیر محسوس خم رکھا گیا ہے۔ بیرونی دیواریں بھی سیدھی نہیں بلکہ عمودی رکھی گئی تھیں۔ مختلف وقتوں میں بہت سے بادشاہوں نے اس مینار اور مندر میں بہت سی تبدیلیاں کی۔ اور ٹوٹ پھوٹ کی مرمت ہوتی رہی اور نئی چیزوں کا اضافہ بھی کیا۔ اور ہر حصہ لینے والا بادشاہ اپنا نام اس عمارت پر کندہ کرواتا رہا۔

صرف اور ہی میں نہیں بلکہ پورے علاقے میں چاند کی پرستش ہوتی تھی۔ اور اس طرز کے مینار مختلف مقامات پر بنائے گئے تھے۔ ان میں سب سے بڑا بابل میں تھا جس کی بنیادوں کے کھنڈرات ملے ہیں۔

مندر کا احاطہ صرف مذہبی رسومات کے لئے مخصوص نہ تھا بلکہ اسے آبادی کے معاشی مرکز کی حیثیت حاصل تھی۔ یہاں پر ٹیکس جمع کیا جاتا۔ چونکہ اس دور میں سکوں کا رواج نہیں شروع ہوا تھا۔ اس لئے ٹیکس کی ادائیگی اجناس کی صورت میں ہوتی تھی۔ اس ادائیگی کا ریکارڈ مٹی کی تختیوں پر کندہ کر کے رکھا جاتا۔ ان میں سے بعض آج تک محفوظ ہیں۔ مویشی' اون' سونا' لکڑی اور تیل جیسی اشیاء کی ادائیگی ان تختیوں پر درج ہیں۔ اس احاطے میں بعض چھوٹی چھوٹی صنعتیں تھیں جس میں اداشدہ اجناس سے مختلف اشیاء بنائی جاتیں۔ مثلاً اون سے کپڑا تیار کیا جاتا۔ ان صنعتوں میں کام کرنے والی عورتوں کے نام اور ان کی تنخواہوں کا حساب بھی باقاعدہ ریکارڈ میں درج کیا جاتا تھا۔

ہر گھر کی طرز تعمیر' رہنے والوں کے رہن سہن' اقتصادی حالات اور بعض مورتوں میں مذہبی عقائد کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اس علاقے میں ملنے والے کھنڈرات میں حضرت ابراہیمؑ کے زمانے کے بعض مکانات بھی دریافت ہوئے ہیں۔ پہلی بات تو یہ سامنے آئی کہ وہ لوگ مورخین کی توقع سے زیادہ ترقی یافتہ تھے۔ متوسط طبقے میں بھی دو منزلہ مکانات کا رواج عام تھا۔ اور رہائشی کمرے بالعموم اوپر کی منزل پر رکھے جاتے تھے۔ دیواروں کا نچلا حصہ پکی اینٹوں سے اور اوپر کا حصہ کچی اینٹوں سے بنایا جاتا تھا۔ دیواروں پر پلستر اور پھر سفیدی کی جاتی تھی۔ گلیاں تنگ لیکن مکان بڑے بڑے تھے۔ ہر گھر میں تیرہ چودہ کمرے ہوتے تھے اور کمروں کی درمیان ایک بغیر چھت کے احاطہ ہوتا تھا' جس کی وجہ سے کمرے روشن اور ہوادار ہوتے تھے۔ صدر دروازہ ایک چھوٹے سے کمرے میں کھلتا جس کے فرش پر پانی کے نکاس کے لئے نالی رکھی جاتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں داخل ہونے کے بعد ہاتھ اور پیر دھونے کا رواج تھا۔ ایک تحریر ملی ہے جس پر لکھا ہے کہ اگر دروازے آمنے سامنے کھلیں تو یہ بری فال ہے لیکن اگر صحن میں کھلیں تو یہ نیک فال ہے۔ حقیقت میں بھی ان گھروں کے دروازے اسی اصول پر بنائے جاتے تھے۔

ایک اور بات ان گھروں پر تحقیق سے یہ سامنے آئی ہے کہ یہ لوگ چاند کی پرستش کے علاوہ بت پرستی میں بھی مبتلا تھے۔ بہت سے گھروں سے مٹی کی مورتیاں ملی ہیں۔ بعض گھروں کی نچلی منزل پر ایک مندر بھی ہوتا تھا۔ جس کے ایک طرف کا فرش اینٹوں کی ایک تہہ سے بلند کر دیا جاتا۔ دیوار میں ایک جگہ چڑھاوے چڑھانے کے لئے بنائی جاتی اور اوپر ایک طاق بت کو رکھنے کے لئے رکھا جاتا۔ اور بعض صورتوں میں تو گھر کے افراد کو مرنے کے بعد گھر کے اس مندر کے فرش تلے دفن کر دیا جاتا۔

اس دور میں بادشاہ کو بھی ایک دیوتا کی حیثیت حاصل تھی اور اسے آسمانی دیوتاؤں کا نمائندہ سمجھا جاتا تھا۔ بعض تختیوں پر نقش تصاویر میں بادشاہ کو دیوتاؤں سے ہدایات لیتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ شاہی خاندان کے افراد کو بہت شان و شوکت سے دفن کیا جاتا تھا۔ مشہور ہے کہ سکندر نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ اس کے خالی ہاتھ کفن سے باہر رکھے جائیں تاکہ دنیا دیکھ لے کہ وہ یہاں سے خالی ہاتھ جا رہا ہے۔ لیکن اور کے بادشاہ قبر میں بھی خالی ہاتھ جانا پسند نہ کرتے تھے۔ بادشاہ یا ملکہ کے ہاتھ مرنے کے بعد منہ کے قریب رکھے جاتے اور ان کے ہاتھوں میں سونے کا ایک پیالہ رکھ دیا جاتا۔ قیمتی زیور برتن' موسیقی کے آلات اور ہتھیار امراء کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ ایک قبر سے تانبے کا نقش و نگار والا خنجر بھی دریافت ہوا ہے جس کی دھار سونے کی بنی ہوئی تھی۔ بعض صورتوں میں مرنے والے کے ساتھ اس کی مہر بھی دفن کر دی جاتی۔ بادشاہ یا ملکہ کے کچھ مصاحب اور کنیزیں بھی ان کے ساتھ دفن ہوتیں۔ ان قربان ہونے والوں کے ڈھانچوں پر تشدد کے نشانات نہیں ملے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو دفن کرنے سے قبل انہیں کوئی نشہ آور دوا پلا دی جاتی تھی۔ مرنے سے قبل یہ بد نصیب قیمتی کپڑے اور زیورات میں ملبوس ہوتے۔ ایک صورت میں تو رتھ بمع اپنے گدھوں کے ساتھ ہی دفن کر دی گئی تھی۔ یہ سب سامان مرنے والے کے کام تو نہ آتا مگر چور ضرور ان کی تاک میں رہتے تھے۔ کیونکہ اکثر شاہی مقبرے اس صورت میں ملے ہیں کہ ان کو ہزاروں سال قبل ہی اپنے خزانوں سے محروم کر دیا گیا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں اور پر بابل کے بادشاہ ہاموربی (Hammurabi) نے قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کی تھی۔ اس نے اپنی سلطنت کے لئے تین سو قوانین پتھر پر کندہ کرا کے نصب کئے تھے۔ 1901ء میں اس پتھر کو فرانسیسی ماہر ڈی مارگن (De Morgan) نے دریافت کیا تھا۔ اس دور کا یہ آئین اب پیرس کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ اس کے شروع میں سورج کو دیوتا ظاہر کر کے اس کی تعریف کی گئی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے دور میں ایک طبقہ سورج کی پوجا کرتا تھا۔ اس کے نیچے شادی بیاہ' قتل کی سزا' لین دین غلاموں وغیرہ کے متعلق قوانین درج ہیں۔ ایک دلچسپ قانون اس زمانے کے ڈاکٹروں کے متعلق بھی ہے۔ اس کے مطابق اگر کوئی طبیب کسی کی ٹوٹی ہوئی ہڈی درست کرے تو اسے ایک مخصوص فیس دینی چاہئے لیکن اگر اس علاج کے دوران مریض مر جائے اور وہ آزاد انسان ہو تو سزا کے طور پر طبیب کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا تھا۔ شاید اس دور میں نہایت مجبوری کی حالت میں کوئی طبیب بنا قبول کرتا ہو گا۔ ورنہ اتنا خطرہ کون مول لیتا ہے۔

اس طرح اس صدی میں آثار قدیمہ کے علم نے کلام الٰہی کے اس بیان کی تصدیق کر دی جو کہ حضرت ابراہیمؑ کی قوم کے عقائد کے متعلق چودہ سو سال قبل بیان کیا گیا تھا۔ اور کی تہذیب کے خاتمے کے متعلق ماہرین نے مختلف وجوہات بیان کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ فارس کے بادشاہ کے تسلط میں اس کی اہمیت تیزی سے گرتی رہتی یہاں تک کہ یہ شہر محض تاریخ کا حصہ بن کر رہ گیا۔ دوسری وجہ ماہرین نے یہ بیان کی ہے کہ اس علاقے کی خوشحالی کا راز نہری نظام تھا۔ اس نہری نظام کی وجہ سے یہاں کی زرعی پیداوار باقی علاقوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی تھی۔ چونکہ دریا اور کے بالکل قریب سے گزرتا تھا' اس لئے اس میں جہازوں کی آمدورفت کی وجہ سے اور اقتصادی مرکز بنا ہوا تھا۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ سے چند سو سال قبل دریا نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا۔ اس طرح دنیا کا یہ قدیم نہری نظام اور اسی کے ساتھ ہی اس علاقے کی خوشحالی بھی ختم ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ یہاں پر بسنے والے دوسری جگہوں کی طرف منتقل ہو گئے حتیٰ کہ یہ شہر محض کھنڈرات کا سلسلہ بن کر منوں مٹی تلے دفن ہو گیا۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

جبکہ ایک صاحب ایمان سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا ہر ایک چیز کا خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے شہاب ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو اس میں حالت انسانی کے واسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعے سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے

○

اس در و دیوار کو ہے خوشبوؤں سے بھر گیا
وہ بہاروں کو مرے گھر کا نگہباں کر گیا

میری نَس نَس میں وفا کی کیمیا کا تھا اثر
آستیں کے سانپ نے جونہی ڈسا خود مر گیا

کاغذی ہیں پھُول "باہر" تتلیاں بے رنگ ہیں
راز جا کر ہے کھُلا اب' لَوٹ کر میں گھر گیا

لکڑی کا دستہ بھی شامل آہنی آرے کے ساتھ
پیڑ کٹنے کا مگر الزام کس کے سَر گیا

کششِ باہم سے ہی قائم ہے مدارِ زندگی
جو ستارا ٹوٹ کر بھاگا ہمیشہ مر گیا

اس قدر کھائے ہیں دھوکے دوستوں سے اے ندیؔم!
جب سُنا لفظِ محبّت بخدا مَیں ڈر گیا

انور ندیؔم علوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کے خلاف مظاہروں میں شدت

مشرقی بیت المقدس میں یہودیوں کی بستیوں کی تعمیر کے خلاف فلسطینی نوجوانوں کے مظاہروں کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا۔ اس میں مزید شدت آ گئی ہے۔ گزشتہ دنوں تین فلسطینی اسرائیلی فوج اور پولیس کی فائرنگ سے جام شہادت نوش کر گئے۔ مگر فلسطینیوں کے جوش و جذبہ میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ ایک طرف اسرائیلی حکومت بیت المقدس میں اسرائیلی بستیوں کے قیام پر اصرار کرتی جا رہی ہے تو دوسری طرف خود اسرائیل میں ہی اس کے مخالف رائے عامہ بھی منظم ہو رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ دنوں سابق اسرائیلی وزیراعظم اور اعتدال پسند جماعت لیبر پارٹی کے سربراہ مسٹر شمعون پیریز نے تل ابیب میں ایک بڑے جلسے سے خطاب کیا اور اسرائیلیوں کے ایک طبقے کی اس رائے کا اظہار کیا کہ ان بستیوں کی تعمیر نہ کی جائے۔ یاد رہے کہ شمعون پیریز کی وزارت عظمیٰ اور اس سے قبل آئزک رابین کی وزارت عظمیٰ کے دور میں اسرائیلیوں نے عربوں کے ساتھ امن کے دور کا آغاز کیا تھا اور یہودیوں کی ایسی بستیوں کو ختم بھی کر دیا تھا جو غیر قانونی طور پر فلسطینیوں کے علاقوں میں تعمیر کی گئی تھیں اور جو علاقے میں مسلسل کشیدگی کا باعث بن رہی تھیں۔

فلسطینیوں نے اسرائیلیوں کے خلاف مظاہروں میں اپنا وہ پرانا حربہ پھر سے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جو یہ ہے کہ فلسطینی نوجوان اسرائیلی فوج اور پولیس پر پتھر برساتے ہیں اور ملحقہ گلیوں اور سڑکوں میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ ماضی میں یہ سلسلہ کئی سال جاری رہا اور اس کو تحریک انتفاضہ کا نام دیا گیا تھا۔ اس تحریک کے پہلو بہ پہلو فلسطینیوں کی انتہا پسند تنظیم حماس کی طرف سے مختلف اسرائیلی علاقوں میں بموں کے دھماکوں کا سلسلہ بھی شروع ہے اور کئی اسرائیلی ان بم دھماکوں میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

جو طاقتیں عرب اسرائیل مفاہمت نہیں چاہتیں ان کا منصوبہ پوری کامیابی سے جاری ہے۔ ماضی کی مفاہمت اور امن کی بجائے کشیدگی اور منافرت کا دور شروع ہو چکا ہے اور دن بدن اس میں شدت آ رہی ہے۔

دیکھا جائے تو یہ مقابلہ اسرائیلی رائے عامہ کے امن پسند اور تشدد پسند گروہوں کے درمیان ہے۔ ماضی میں رابین کی لیبر پارٹی نے امن پسندی کے نام پر ووٹ حاصل کرکے امن کے معاہدوں کا آغاز کیا تھا۔ اور فلسطین کی خود مختار اتھارٹی کا قیام عمل میں آیا تھا اور کئی فلسطینی مقبوضہ شہروں سے اسرائیلی فوج واپس چلی گئی تھی اور اس کا انتظام فلسطینیوں کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ خود مختار اتھارٹی کے علاقوں میں عام انتخابات بھی ہوئے۔ یاسر عرفات صدر بھی منتخب ہو گئے اور اب اس سلسلے کو آگے بڑھا کر شام اور لبنان کو بھی اس عمل میں شامل کرنا تھا۔ ماضی کی امن کی کوششوں کے نتیجے میں یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیراعظم کی ملاقات ہوئی اور امن کا تاریخی سمجھوتہ طے پا گیا تھا۔ اردن نے بھی اسرائیل کو تسلیم کر لیا تھا اور دونوں ملکوں کے درمیان پچاس سالہ طویل دشمنی ختم کرنے کا اعلان بھی کیا گیا تھا۔ یہ ساری صورت حال اگر جاری رہتی تو آج امن کے اور مراحل بھی طے ہو سکتے تھے۔ لیکن سابقہ عام انتخابات میں اسرائیل کے ووٹروں نے امن کے اس عمل کو پسند نہیں کیا تھا اور اعتدال پسند اور امن پسند سیاسی جماعت لیبر پارٹی کو شکست سے دوچار کر دیا تھا۔ اس کے بعد موجودہ انتہا پسند اور تشدد پسند لیکوڈ پارٹی برسراقتدار آ گئی تھی جس کے وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو نے اقتدار سنبھالتے ہی امن منصوبے کو سبوتاژ کرنے کی کوششیں شروع کر دی تھیں۔ اور یہودی بستیاں بسانے کا تازہ منصوبہ بھی امن کے عمل کو تباہ کرنے کا ایسا ہی ایک اقدام تھا۔

اب فیصلہ اسرائیلی رائے عامہ کے ہاتھ میں ہے کہ وہ امن چاہتے ہیں یا تشدد۔ سکون چاہتے ہیں یا جنگ۔ انہی کے رد عمل کے نتیجے میں علاقے میں جنگ یا امن کا فیصلہ ہو گا۔

○○○

زائر میں ہنگامے لوٹ مار

گزشتہ روز زائر کے صدر موبوتو نے ملک میں ہنگامی حالت نافذ کرکے وزیراعظم کو برطرف کر دیا تھا اور نئے فوجی وزیراعظم کا تقرر کر دیا تھا۔ اس تبدیلی کے نتیجے میں دارالحکومت کنشاسا میں مظاہرے بدامنی اور لوٹ مار شروع ہو گئی ہے۔ باغیوں نے بتایا ہے کہ وہ دارالحکومت کنشاسا پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ دوسری طرف کثیر الملکی فوج بھی زائر پہنچ چکی ہے۔ اب حکومت کو ایک کی بجائے دو چیلنج درپیش ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ باغیوں کی کارروائیوں سے نبٹے اور دوسرا یہ کہ اپنے ملک کے اندر مخالفوں کی شورش کا مقابلہ کرے۔

○○○

البانیہ میں کثیر الملکی فوج

اٹلی قیادت میں اقوام متحدہ کی ایک کثیر الملکی فوج کے البانیہ جانے کا بالآخر فیصلہ ہو گیا ہے۔ اقوام متحدہ نے تو اس فوج کے البانیہ بھیجے جانے کی منظوری دے دی تھی لیکن اٹلی کی مخلوط حکومت میں سے ایک پارٹی کی طرف سے مخالفت کے باعث اس فوج کی روانگی میں تاخیر ہو گئی تھی۔ اب اٹلی کی پارلیمنٹ نے اس فوج کے بھیجے جانے اور اٹلی کی قیادت کرنے کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ اب یہ فوج البانیہ پہنچ رہی ہے۔ اس میں اٹلی کے علاوہ فرانس جرمنی اور کئی دیگر یورپی ملکوں کے فوجی شامل ہیں۔ اس فوج کا مقصد ملک میں کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی کو یقینی بنانا اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرکے امن قائم کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

البانیہ میں بھی زائر کی طرز کی مشکلات موجود ہیں۔ ایک طرف باغی ہیں جو ملک کے زیادہ سے زیادہ علاقوں میں بدامنی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں اور دوسری طرف حکومت کے مخالف عناصر کی سرگرمیاں ہیں جو حکومت کو ٹک کر بیٹھنے نہیں دے رہے۔ البانیہ یورپ کا ایک مسلم آبادی کا مختصر سا ملک ہے جو سالہا سال تک کیمونسٹ نظام کے تحت رہا ہے۔ مگر اس دور میں بھی البانیہ کا شمار ان ممالک میں ہوتا تھا جو روسی نظام سے بغاوت اور انحراف کرتے رہتے تھے۔ اور اس وجہ سے ان کو روسی غیض و غضب کا نشانہ بھی بننا پڑتا تھا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ البانیہ مسلم تشخص کا ملک بن کر ابھر رہا ہے۔ اور اسلامی بنیاد پرستی کے عناصر سے خائف ممالک جن میں امریکہ نمایاں ہے اس کو استحکام پاتا نہیں دیکھ سکتے۔ جس کی وجہ سے یہاں باغیوں کی شورش اور حکومت مخالف مظاہرین کی کارروائیاں جاری ہیں۔ بوسنیا کے بعد یوں لگتا ہے کہ اس ملک کو مسلمان ہونے کی سزا دی جا رہی ہے۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 18- اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس
1-00 بزم مشاعرہ- از انصار اللہ- یو- کے- حصہ دوئم-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)-
3-00 ڈچ زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب(دوبارہ)-
6-00 کوئز پروگرام- ناصرات الاحمدیہ متفرق شہر بمقابلہ فیصل آباد-(دوبارہ)-
6-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 24(94-5-12) حصہ دوئم(دوبارہ)-
7-00 صبح-اردو کلاس-(دوبارہ)-
8-00 ڈچ زبان سیکھئے-(دوبارہ)-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 دوپہر- بزم مشاعرہ- از مجلس انصار اللہ یو-کے- حصہ دوئم-(دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)
2-00 اردو کلاس(دوبارہ)-
3-00 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 درود شریف اور نظم-
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو-کے-97-4-18
6-15 شام- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-4-18-
7-15 کمپیوٹرز ہر ایک لئے حصہ پنجم
8-00 لقاء مع العرب
9-00 سواحیلی پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن پروگرام-

ہفتہ 19- اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن-یو-کے (97-4-18)(دوبارہ)-
2-45 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ- (97-4-18)(دوبارہ)
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)-
5-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
6-00 کمپیوٹرز ہر ایک کے لئے- حصہ پنجم (دوبارہ)-
7-00 صبح-اردو کلاس(دوبارہ)-
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- جموں اور کشمیر میں جنگ آزادی انٹرویو خواجہ عبد الغفار ڈار از لئیق اے-طاہر-
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)-
11-00 خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 97-4-18
12-00 دوپہر- طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
12-45 لقاء مع العرب
1-50 اردو کلاس
2-50 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 محفل سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ- محمود ہال لندن(96-3-29)-
6-00 شام- بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 97-4-19
8-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
9-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں-
11-00 جرمن پروگرام-

اتوار 20-اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ -97-7-19 (دوبارہ)-
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں-
5-00 لقاء مع العرب
6-00 کینیڈین ڈسک-نمبر9-(دوبارہ)-
7-00 صبح-اردو کلاس-(دوبارہ)-
8-00 چینی زبان سیکھئے-
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 97-4-19 (دوبارہ)
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں- (دوبارہ)-
11-00 سرائیکی پروگرام-کوئز سیرت
12-00 (دوپہر) تعلیم دین حق-روحانی خزائن
12-45 لقاء مع العرب-(دوبارہ)
1-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
2-50 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 محفل سوال و جواب- حضرت صاحب کے ساتھ محمود ہال لندن از خدام الاحمدیہ یو-کے-97-3-23-
6-00 شام- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-97-4-19
7-30 اراؤنڈ دی گلوب- سیمینار ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کے متعلق امپیریل کالج لندن- حصہ سوئم-
8-00 لقاء مع العرب
9-00 البانین پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- کوئز سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- نصرت جہاں اکیڈمی- ربوہ حصہ سوئم-
11-00 جرمن پروگرام-

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں

برادرز اسٹیٹ ایجنسی

8- بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے-

اور خود وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں-

اعجاز احمد ابن راناوسیم احمد
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

رفاقت طاہرہ
بنت محمد لطیف
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

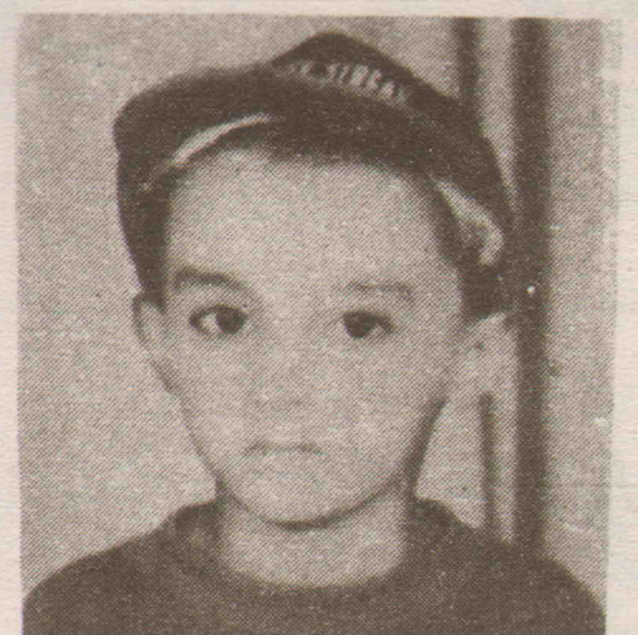

مسرور احمد ابن مظفر احمد
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

عبیداللہ ابن چوہدری سمیع اللہ
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

نوشابہ مبارک بنت سید مبارک احمد
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

احمد جرار ابن محمد سعید
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

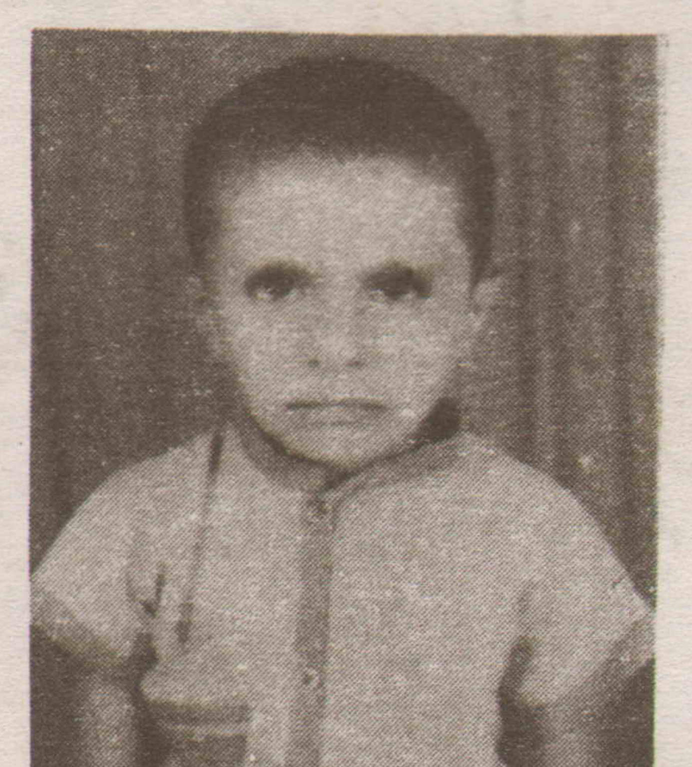

غضنفر محمود ابن مبارک احمد
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ 1

چاہتا ہے- اس بھلائی چاہنے میں آپ کو مخالفت کا بھی سامنا ہوگا اور یہ وہ مضمون ہے جسے میں آپ کے دلوں میں جاگزیں کرنا چاہتا ہوں-

اللہ جب بھی بنی نوع انسان سے بھلائی کے تقاضے کرتا ہے تو اس کی ضرور مخالفت ہوتی ہے- اس مخلوق سے محبت کرتا ہے جو اس سے دور بھاگ رہی ہوتی ہے- پس آپ کے لئے وہ مخلوق اپنے شیوے تو تبدیل نہیں کرے گی اس کے تو وہی لچھن ہوں گے جو ہمیشہ سے اپنے خالق کے مقابل پر اس نے اختیار کئے رکھے- اور جب اللہ کی طرف سے اس کے پاک بندے رسول بنا کر بھیجے جاتے ہیں تو ان سے جو سلوک ہوتا ہے وہ اللہ ہی سے سلوک ہوتا ہے- پس مخلوق سے تعلق آسان نہیں ہے- خالق سے تعلق بہت آسان ہے لیکن یہ تعلق جب مخلوق کی نظر سے اپنی مخلوق کو دیکھتا ہے- ان کی ایسے بھلائی چاہیں گے جیسے خالق اپنے بندوں کی بھلائی کے تعلق میں ڈھلتا ہے تو طرح طرح کے دکھ اس راہ میں اٹھانے پڑتے ہیں-

(از خطبہ یکم اپریل 1994ء)

بقیہ صفحہ 3

ایک نتیجہ (بطور پیش گوئی) یہ تھا کہ "کمزور نیو کلیائی طاقت" اپنا اثر ایسے ذرات کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتی ہے- جو ابھی تک تجربہ گاہ میں دریافت نہ ہوئے تھے- ان کو "Weak Vector Bosons" کہا جاتا ہے- ان مجوزہ ذرات کو "W-Plus w -Minus Z- zero" کا الگ الگ نام دیا گیا- (یہ ذرات "Photon particle" جیسا کام کرتے ہیں جن کے ذریعے برقی مقناطیسی طاقت کی ترسیل ہوتی ہے)- ان مجوزہ ذرات کو دریافت کرنے کے لئے "Accelerator" کی تجربہ گاہوں میں تجرباتی طبیعات دانوں کے درمیان مقابلے کی دوڑ شروع ہوگئی-

("Accelerator" سیدھی یا دائرے میں بنی ہوئی میلوں لمبی سرنگیں ہیں جن میں خاص انداز میں مقناطیس لگے ہوتے ہیں- ان میں دو مخالف سمتوں سے بنیادی ذرات کو برق رفتاری سے چلا کر ایک درمیانی جگہ پر آپس میں ٹکرا کر مزید نئے ذرات پیدا کئے جاتے ہیں اور نتائج اخذ کیے جاتے ہیں-) (از مترجم)

1983ء میں ڈاکٹر کارلو روبیا کی سربراہی میں تجربہ کرنے والے گروپ نے یورپی لیبارٹری برائے ذراتی فزکس CERN میں "W" ذرات دریافت کر لیے اور اگلے سال انہوں نے "صفر-Z" ذرہ کی موجودگی بھی ثابت کر دی- اس کے ذریعے ""Weak Neutral Current" ایٹم کے مرکز کے اندر کام کرتی ہے-

نوبل انعام کا فیصلہ کرنے والی کمیٹی نے فوراً فیصلہ کرتے ہوئے اس نہایت اہم تجرباتی کامیابی پر ڈاکٹر کارلو روبیا اور ان کے رفیق ڈاکٹر سائمن وان ڈر میر کو 1984ء کا نوبل انعام پیش کیا- اس طرح سے ڈاکٹر سلام- ڈاکٹر وائن برگ اور ڈاکٹر گلاشو کی "Electroweak theory" نہایت شاندار طریق پر حتمی طور پر درست ثابت ہو گئی- (اس تھیوری نے نوبل انعام پایا اور اس کو تجربہ گاہ میں ثابت کرنے والے کارکن کو بھی نوبل انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا)

اس کے بعد اخبار نے مختصراً آپ کی زندگی کے حالات و اعزازات کا ذکر خیر کیا ہے-

OOO

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12 - اپریل-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم کرپٹ افسروں کو نہیں چھوڑیں گے عدالتوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ بڑی مچھلیوں پکڑنے تک کام ادھورا نہیں چھوڑیں گے۔ ملک کو بے کار بڑے ڈھانچے کی ضرورت نہیں ہے۔ چند ہزار تنخواہ لینے والے افسر دس دس کوٹھیوں اور گاڑیوں کے مالک ہیں۔ ہم معاملات کو جوں کا توں رکھنے نہیں آئے۔ تبدیلی کے سفر کا آغاز کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں ایماندار افسروں کو شاباش دیتا ہوں۔ ان کا مکمل تحفظ ہوگا۔ مجرم کی حمایت کرنے والا رکن اسمبلی بھی اس کا ساتھی متصور ہوگا انہوں نے کہا کہ بے نظیر کے خلاف ایف آئی آر منگوا کر دیکھوں گا۔ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے آئینی بل لا رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ کالا باغ ڈیم پر اتفاق رائے کے لئے تمام سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ لوٹی دولت کی واپسی کے لئے عدالتیں تعمیری کردار ادا کریں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ قرض معاف کرانے والوں کا بھی حساب کتاب ہوگا۔ ناقابل واپسی قرضہ واپس لینے کی پالیسی بنائیں گے۔

○ سابق ڈائریکٹر ملٹری لینڈ اینڈ کنٹونمنٹس ہاشم بابر کو گرفتار کر کے احتساب بنچ کے سامنے پیش کر دیا گیا۔

○ انگریزی روزنامہ دی نیوز کے انٹیلی جنس یونٹ نے رپورٹ دی ہے کہ حکومت اور پیپلز پارٹی کے درمیان خفیہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کرپشن کے ثبوت دفن کر دیئے گئے ہیں۔ خفیہ سمجھوتے کی خبروں کو اس وقت تقویت ملی جب ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں نام شامل ہونے کے باوجود محترمہ بے نظیر کی سیکرٹری ناہید خان کو لندن جانے کی اجازت دے دی گئی۔ عبداللہ شاہ، خالد کھرل اور شفیع سوانی پہلے ہی بیرون ملک جا چکے ہیں۔ کرپٹ افسروں کی فہرست میں سے ایک کروڑپتی افسر کا نام ایک وفاقی وزیر نے حذف کرا دیا۔ زرداری کے لئے پولو گراؤنڈ بنانے والا افسر بھی بچ نکلا ہے۔

○ حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ غیر قانونی اثاثوں کی نشان دہی پر انعام ملے گا۔ عوام اپنا قومی فرض ادا کریں۔ بدعنوانی کے ذریعے حاصل کی گئی سرکاری افسروں کی دولت کے متعلق اطلاع دینے والے کو دس فیصد حصہ دیا جائے گا۔ 90 فیصد حکومت ضبط کر لے گی۔ وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں خصوصی سیل بنا دیا گیا۔ افسروں کی معطلی نواز شریف کے انتخابی وعدے کی تکمیل ہے۔

○ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ طاقتور بیوروکریسی کے خلاف وزیر اعظم کو مکمل سیاسی طاقت حاصل ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے صدر سے ملاقات کی۔ اقتصادی صورت حال پر غور کیا گیا۔ اہم اقدامات کی منظوری دی گئی سرتاج عزیز نے وزیر اعظم کے پیکج کے بارے میں صدر کو بریفنگ دی۔

○ حکومت اور اخباروں کے ایڈیٹروں کی تنظیم سی پی این ای میں اس بات پر اتفاق رائے کر لیا گیا ہے کہ رجسٹریشن آف پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس میں ترامیم باہمی مشورہ سے ہوں گی۔ زرد صحافت کے خاتمہ کے لئے اقدامات کا فیصلہ کر لیا گیا۔

○ شارجہ کپ میں سری لنکا نے پاکستان کو ہرا کر شارجہ کرکٹ کپ اور چالیس ہزار ڈالر کی انعامی رقم جیت لی ہے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کے قائم مقام چیئرمین مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کی جانب سے سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف قتل کے مقدمے کا اندراج سیاسی انتقام ہے۔ اس واقعہ سے حکومت کی بدنیتی ظاہر ہو گئی ہے۔ مقدمے کے اندراج میں امریکہ کا ہاتھ نہیں ہے۔ یہ حکومت اور ایم کیو ایم معاہدے کا حصہ ہے۔ بے نظیر بھٹو حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گی۔ انہوں نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ حکومت آزادانہ کام کرے۔ تاہم انتقامی صورت حال جاری رہی تو اس پر احتجاج کرنے پر غور کریں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ کاشتکار کی محرومیوں کا ازالہ کر کے ملک کو زرعی انقلاب سے ہمکنار کریں گے۔ پہلی مرتبہ زرعی پیکج کا اعلان کیا گیا ہے۔ محنتی کسان گندم کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھرپور محنت کریں۔ دو تین برسوں میں خوراک میں خود کفیل ہو جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے رحیم یار خان میں گندم کی کٹائی کا افتتاح کیا۔

○ مسلم لیگی ارکان نے مطالبہ کیا ہے کہ کالا باغ ڈیم کو سیاست کی بھینٹ نہ چڑھنے دیا جائے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ڈیم کی مخالف جماعت کی قیادت سے براہ راست رابطہ کیا جائے تاکہ غیر معمولی ردعمل کا تدارک ہو سکے۔ اجلاس میں گندم کے بحران کے مرتکب عناصر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ احتساب کمیٹیوں کے ارکان کی نامزدگیوں کے لئے انتظامیہ اور ارکان کی کمیٹیاں بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

○ وفاقی حکومت نے چوہدری فاروق کو اٹارنی جنرل بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ ان کا عہدہ وفاقی وزیر کے برابر ہوگا۔

○ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اکثریت رائے کے برعکس جنرل سیکرٹری اور سینئر وائس چیئرمین کو نامزد کیا ہے۔ اسلام آباد کے اجلاس کے شرکاء نے کثرت رائے سے سیکرٹری جنرل کے لئے جہانگیر بدر اور وائس چیئرمین کے لئے شیخ رفیق کو ووٹ دیئے تھے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ آئندہ سنگین جرائم کا ذمہ دار علاقے کا ایس پی اور ڈی سی ہوگا۔

○ ناقص درآمدی تیل روک لیا گیا۔ ملوں نے گھی ڈھائی روپے کلو مہنگا کر دیا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ صاحب نے کہا ہے کہ تعلیم میں بدعنوانیوں کے بارے میں عدالت از خود نوٹس لے کر وسیع تبدیلیوں کا حکم دے سکتی ہے۔ انہوں نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ خطرہ ہے کہ کہیں سارا نظام ہی ریزہ ریزہ نہ ہو جائے۔ خصوصی امتحانات کوئی حل نہیں۔ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پورا نظام ہی بدعنوانیوں کا شکار ہے ڈگریوں کا تقدس بحال ہونا چاہئے۔ داخلہ ٹیسٹ جیسی چیزیں ٹھونسنا بھی مناسب نہیں۔ فاضل جج نے یہ ریمارکس کالجوں میں داخلہ نہ لے سکنے والے سرحد کے طلباء کی درخواست پر دیئے۔

○ بناسپتی گھی کی قیمتوں میں دو روپے فی کلو کمی کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یہ اعلان اسلام آباد میں وفاقی وزیر تجارت اسحاق ڈار اور چیئرمین ٹاسک فورس سجاد حیدر سے بناسپتی گھی بنانے والوں کی ایسوسی ایشن سے مذاکرات کے بعد کیا گیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف قتل کے مقدمہ پر قومی اسمبلی میں شدید ہنگامہ ہو گیا۔ سندھ سے رکن قومی اسمبلی سید خورشید شاہ نے کہا کہ یہ سیاسی انتقام ہے۔ نواز شریف نے وعدہ خلافی کی ہے۔ ان کی تقریر کے دوران حکومتی ارکان نے شور شرابہ شروع کر دیا۔ پیپلز پارٹی کے تمام ارکان نے بھی کھڑے ہو کر بولنا شروع کیا۔ سپیکر نے خورشید شاہ کو بولنے سے منع کر دیا۔ سرکاری ارکان نے کہا کہ پیپلز پارٹی دہشت گردوں کا ٹولہ ہے۔ بے نظیر بے گناہ ہیں تو عدالت کا سامنا کریں۔ سرکاری رکن چوہدری نثار نے اپوزیشن کو واک آؤٹ سے روک دیا۔

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرفراز جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ
اچھرہ لاہور

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے ۔ ۴۰ گرام ۶۰ روپے ۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211435-212435
Fax (04524) 534

بہتر تشخیص ○ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ○ مناسب علاج
فون: ۳۳۹۱ (۰۴۳۸)
ناصر کلینک مین بازار حافظ آباد
ہر قسم کے امراض مثلاً اٹھرا، اولاد کا نہ ہونا (بانجھ پن، حمل کا گر جانا) نرینہ اولاد کی خواہش۔ ورم۔ لیکوریا۔ ایام کی بے قاعدگی۔ گردہ۔ مثانہ پتے کی پتھری اور بچوں کے امراض کی شافی علاج گاہ۔

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات رعایتی نرخوں پر، پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔
• سادہ گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیوپیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: 771 فیکس: 212299

پورے کا تھان ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز چیکس کی بے شمار ورائیٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر ۱
ربوہ
فون: دوکان: 434 گھر: 211244